Abdul Mannan assistant professor GT urdu department CMJ College Khutuna Madhubani mob no 9801015716 Email abdulmannan12200@gmail.com date 13/8/2020 part 3
Topic Dabir ki marsia main moqam
انیس کے بعد اردو مرثیہ گوئ میں دوسرا مقام دبیر کو حاصل ھے اس لۓ ان دونوں کا باہم مقابلہ اور موازنہ کیا جاتا ھے یہ مہمل بات بھی اکثر کہی جاتی ھے کہ انیس کے کلام میں فصاحت ھے تو دبیر کے کلام میں بلاغت ھے فصاحت و بلاغت کے معنی پر غور کیا جاۓ تو اندازہ ہوتا ھے کہ یہ بیان کس قدر بے معنی اور لغو ھے

انیس و دبیر دونوں اپنے عہد کے بے حد مقبول مرثیہ گو تھے دونوں کے شاگردوں اور پرستاروں کے بڑے گروح تھے جن کے آپس میں نوک جھونکرہتی تھی مگر دونوں گروہوں نے شرافت کا دامن نہ چھوڑا ان کی چشمک نے انشا اور مصحفی کے معرکوں کا رنگ کبھی اختیار نہیں کیا بلکہ ان کے اختلافات میں ایک ادبی شان برقرار رہی

دبیر کا نام مرزا سلامت علی تھا مرزا غلام حسین کے بیٹے تھے 1803ء میں پیدا ہوۓ معقول تعلیم و تربیت ہوئ ہوش سنبھالا تو چاروں طرف شعر و شاعری کا ماحول دیکھا جس میں سب سے زیادہ اہميت مرثیے کو حاصل تھی کم عمری سے شعر گوئ کی طرف متوجہ ہوۓ میر ضمیر کی شاگردگی اختیار کی اس وقت عمر صرف پندرہ سال تھی  یہ ان کی خوش قسمتی تھی کہ وہ استاد نصیب ہوا جس نے اردو مرثیے کی بنیادیں استوار کی تھیں
آخرکار دبیر نے مرثیہ گوئ میں بلند مقام حاصل کیا اور انیس جیسے کامل فن کے مد مقابل ٹھہرے انیس کی طرح دبیر نے بھی بےشمار مرثیے کہے جن میں سے بہت سے ابھی تک شاءع نہیں ہوءے اور نہ جانے کتنے تلف ہوگءے
دبیر کی علمیت نے بھی انکے فن کو نقصان پہنچایا وہ جابجا عربی فارسی کے ثقیل الفاظ کا استعمال کرتے ھیں یہ طبعت کو ناگوار گزرتا ھے صنعتوں کثرت بھی دبیر کے مرثیوں کا اثر کم کر دیتی ھے وہ کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ صنعتیں استعمال کرتے ھیں اور رعايت لفظی کے بہت زیادہ شوقين ھیں اس سے دبیر کے مرثیوں میں تصنع اور بناوٹ کا رنگ پیدا ہو جاتا ھے کبھی کبھی جزءیات میں نگاری میں ایسے خو جاتے ھیں کہ مرثیے کے مجمعی تاثر میں کمی آجاتی ھے ایک اور اہم بات یہ کہ انسانی نفسات سے واقفیت میں وہ  انیس کی ہمسری نہیں کرسکتے انیس نفسیات کے  جیسے ماہر ھے اردو ادب میں  اس کی مثال مشکل ہی سے ملے گی  دبیر اس میدان میں بہت پیچھے اور یہ سمجھ پاتے کہ کہاں کیا بات کہنے کی ھے اور کیا نہ کہنے کی

ان کا مرثیہ کا ایک بند ملاحظہ ہوں

کسی شیرکی آمد ھے کہ رن کانپ رہا ھے
رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ھے
رستم کا جگر زیر کفن کانپ رہا ھے
خودعرش خدا بند زمین کانپ رہا ھے
شمشیر بکف دیکھ حیدر کے پسر کو
جبریل لرزتے ھیں سمیٹے ہوۓ پر

انیس کی طرح دبیر بھی مرثیہ پڑھنے میں بڑی مہارت رکھرے تھے پڑھنے کے دوران ہاتھ یا چشم و ابرو کا صرف اتنا اشاره کرتے جتنا مناسب ہوتا اور جس سے اثر میں اضافہ ہوتا ۔پڑھنے میں جوش ایسا ہوتا کہ مجلس پر سکوت چھا جاتا جب بین پڑھتے تو سامعين رونے لگتے۔
حاصل کلام یہ کہ دبیر اردو مرثیہ میں اپنا مقام بڑی بلندی پر پہنچالیا ہے فنی اور تکنیکی اعتبار سے وہ مرثیہ نگاری میں کامیاب ھیں